JOURNAL OF ACADEMIC RESEARCH FOR HUMANITIES
ISSN 2663-192x

Journal of Academic Research for Humanities (JARH) Vol. 1, No. 1 (2020)

روئیداد بین الاقوامی سیرت کانفرنس ۲۰۲۰ء

امن، بقائے باہمی اور مفاہمت

Conference Proceedings “International Seerat Conference 2020” Peace, Coexistence and Harmony

Published online: 31-12-2020

University of Karachi
Department of Quran O Sunnah
(Pakistan)
Email: hazara9@yahoo.com

CORRESPONDING AUTHOR
Department of Quran O Sunnah
(Pakistan)
Email: dr.zeenat@uok.edu.pk

Department of Qur’an and Sunnah
University of Karachi
Dr. Abdul Rashid (Sitara-i-Imtiaz)
Post. Doc., Ph.D., LLB
Adjunct professor, Qur’an and Sunnah University of karachi
Distinguished Internatioanl Professor, The Ovidius University of Constanta, Romania.
Visiting Research Scholar, The Catholic University of America, Washington. D.C., USA.
Fulbright Fellow (The Catholic University of America, Washington D.C., USA).
President, Council of Global Spirituality, Vatra Dornei, Romania.
Member, Board of Directors, International Society for Universal Dialogue, Warsaw, Poland.

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

آبرو ما ز نام مصطفیٰ ﷺ است

تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کیلئے، درود وسلام تمام انبیاء اکرام اور محمد ﷺ وآل محمد ﷺ پر۔

الحمدللہ! کراچی یونیورسٹی کے انتہائی فعال وائس چانسلر، **بین الاقوامی امتیازی پروفیسر ڈاکٹر خالد محمود عراقی** نے یونیورسٹی، وطنِ عزیز اور مسلم ممالک کیلئے ایک نئی تاریخ رقم کرتے ہوئے پہلی مرتبہ ایک ایسی بین الاقوامی سیرت کانفرنس کا انعقاد فرمایا جس میں Diverse Faiths کے حامل عالمی سطح کے محققین نے **"امن، بقائے باہمی اور مفاہمت"** جیسے موضوعات پر مقالات پیش کئے۔

اہلِ پاکستان سے امن و محبت کی فضاء میں باہمی تبادلہ خیال اور پُر خلوص مہمان نوازی نے مہمانوں کے دل جیت لئے جس کے نتیجہ میں براعظم افریقہ، اسٹریلیا، امریکہ، ایشیا اور یورپ سے آئے ہوئے مندوبین خواتین و حضرات پوری دنیا کیلئے پاکستان سے امن و محبت کا پیغام لے کر گئے اور یوں کراچی یونیورسٹی اور وطن عزیز پاکستان کی طرف سے دنیا کو مثبت پیغام پہنچا، یونیورسٹی اور پاکستان کی بڑی نیک نامی ہوئی جس کا سہرا یقیناً ہمارے وائس چانسلر کے سر ہے۔

افتتاحی اور اختتامی اجلاس کے ساتھ ساتھ چار مقالات سیشن ہوئے جن میں انگریزی، عربی اور اردو میں کل چالیس مقالات پیش کئے گئے۔ Moderators کے فرائض پروفیسر ڈاکٹر زاہد علی زاہدی، ڈاکٹر فاروق حسن، ڈاکٹر سید غضنفر احمد، ڈاکٹر عمیر محمود صدیقی نے ادا کئے اور سیشن کی صدارت Andreas Wutz فرسٹ سیکریٹری سفارت خانہ وفاقی جمہوریہ جرمنی، اسلام آباد، عالمی شہرت یافتہ سائنس دان پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال چوہدری ڈائریکٹر ICCBS، امریکی مندوب پروفیسر ڈاکٹر امتیاز احمد اور معروف مذہبی، روحانی اور سیاسی راہنما پروفیسر ڈاکٹر مولانا محمد اسعد تھانوی، ریکٹر جامعہ اشرفیہ سکھر نے فرمائی۔

روئیداد کانفرنس کے انگریزی حصہ میں کانفرنس Coordinator اور بیرون ملک مندوبین کے مقالات جبکہ اردو حصہ میں اصول الدین، علوم اسلامی اور قرآن و سنۃ کی نمائندگی کے طور پر ہر شعبہ سے ایک ایک فیکلٹی ممبر اور دیگر جامعات کی نمائندگی کے حوالہ سے NED کے مندوب کا مقالہ شامل طباعت ہے بقیہ تمام مقالات شعبہ اصول الدین اور قرآن و سنہ کے HEC سے منظور شدہ "Y" Category کے حامل بین الاقوامی مجلات میں طبع کئے جائیں گے، ان شاء اللہ۔

میں تمام مندوبین کا دل کی گہرائی سے ممنون ہوں کہ ان کی شرکت ہماری کانفرنس کی کامیابی کا باعث رہی۔ نشر و اشاعت اور انتظامی امور کی ذمہ داری ہمارے ساتھی اساتذہ ڈاکٹر عارف خان ساقی صدر شعبہ علوم اسلامی، ڈاکٹر زینت ہارون صدر شعبہ قرآن و سنۃ، ڈاکٹر مفتی عمران الحق، ڈاکٹر سید غضنفر علی نے اور شعبہ عربی کے استاد ڈاکٹر عزیز الرحمان سیفی نے بیرونی مندوبین کے Protocol کی ذمہ داریاں بطریق احسن انجام فرمائیں۔ جامعہ کے اساتذہ اور شعبہ جات کے طلباء و طالبات کی بھرپور شمولیت سے کانفرنس کی رونق دوبالا رہی۔

ہماری یونیورسٹی کے فعال Alumni اور عالمی محقق ڈاکٹر سید آفتاب عالم، جنہوں نے تحقیق کو فروغ دینے کیلئے بے شمار خدمات دی ہیں، نے صوبہ پنجاب، ڈاکٹر ناصر علی خان نے صوبہ خیبر پختون خواہ، ڈاکٹر نگہت اکرم نے آذاد کشمیر، ڈاکٹر عبد العلی اچکزئی نے صوبہ بلوچستان اور ڈاکٹر ہمایوں خان جدون نے فیڈرل کیلئے بطور کانفرنس ایڈوائزرز اور بعد از کانفرنس پروگرام "Counter COVID" بطور آرگنائزرز خدمات سرانجام دیں۔ مزید انشاللہ مستقبل کی کانفرنسز کیلئے بھی درج بالا ٹیم ہی خدمات سرانجام دیا کریں گی۔

کانفرنس Coordinator ڈاکٹر محمد اکرم شریف نے جس جانفشانی اور Dedication سے کانفرنس کے تمام امور ادا فرمائے وہ انتہائی قابلِ تحسین ہے۔ اللہ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

کراچی یونیورسٹی اپنے پروگرام دیگر اداروں سے بھی Share کرتی ہے جو یونیورسٹی کے پروگراموں میں بھرپور تعاون فرماتے ہیں اسی سلسلہ میں محمد علی جناح یونیورسٹی کے وائس چانسلر Prof. Dr. Zubair A. Shaikh، ریکٹر، جامعۃ الرشید مفتی عبد الرحیم صاحب، سلسلہ عظیمیہ کے روحِ رواں، عالمی روحانی شخصیت خواجہ شمس الدین عظیمی اور روحانی ڈائجسٹ کے چیف ایڈیٹر پروفیسر ڈاکٹر وقار یوسف عظیمی کے لاجواب

استقبالیہ پروگراموں اور پُر تکلف دعوتوں سے مندوبین خوب محظوظ ہوئے۔ جناب شیخ الجامعہ ذاتی طور سے ان تمام اداروں اور شخصیات کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

اس کانفرنس کے حوالہ سے جناب شیخ الجامعہ کا ایک منفرد اعزاز یہ بھی ہے کہ کانفرنس کے اخراجات 30 لاکھ روپے کا انتظام آپ نے اپنے تعلقات کی بناء پر مختلف اداروں سے کیا۔ مسند سیرت طیبہ، HEC اور جامعہ کراچی کا ایک روپیہ بھی خرچ نہیں ہوا۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ خود انتھک محنت کے ساتھ ساتھ دوسروں سے کام لینے کا ملکہ بھی رکھتے ہیں۔

ان شاء اللہ نومبر 2021ء میں ISC-2021 کا انعقاد کرتے ہوئے وائس چانسلر کے تاریخی Vision کے تسلسل کو جاری رکھا جائے گا۔ آپ سب کی شرکت باعث افتخار ہوگی۔ اس طرح ہم سب باقاعدگی سے اپنی یونیورسٹی اور ملک کی طرف سے دنیا بھر کو امن و محبت کا پیغام دیتے رہیں گے اور یہی رحمۃ للعالمین حضرت محمد ﷺ کی حیاتِ طیبہ کو عملی طور پر اپنانے کا بہترین طریقہ ہے اور اسطرح آپ سے وفا کا ثبوت دیں گے کہ یہی فلاح دارین کی ضمانت ہے۔

کی محمد (ﷺ) سے وفا تونے تو ہم تیرے ہیں   یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ (آمین)

التماس دُعا،

عبد الرشید، Adjunct پروفیسر،

شعبہ قرآن وسنۃ / سیکریٹری

بین الاقوامی سیرت کانفرنس 2020،

وصدر: عالمی روحانی کونسل، رومانیہ

روئیداد

بین الاقوامی سیرت کانفرنس

۲۰۲۰ء

امن، بقائے باہمی اور مفاہمت

انعقاد:
جامعہ کراچی-پاکستان
تعاونِ طباعت:
جامعۃ الرشید، کراچی-پاکستان

مندوبین ISC-2020 کے اعزاز میں استقبالیہ وعشائیہ

کراچی یونیورسٹی کے وفد سے حضرت استاذ صاحب نے خطاب کیا اور کلمات تشکر ادا کئے۔

حضرت استاذ صاحب نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہمارے دین میں مہمانوں کے اعزاز واکرام کا خصوصی حکم دیا گیا ہے۔

جب اہل علم وفن کی بے اکرامی ہوتی ہے تو قوموں کا زوال شروع ہو جاتا ہے۔

آج جامعۃ الرشید کی مقبولیت کی ایک وجہ یہی ہے کہ ہم نے اہل علم کا بہت اکرام کیا۔

/JTRMediaHouse | www.jtrmediahouse.com

CHIEF GUEST’S ADDRESS

Honorable Vice Chancellor, Distinguished International, Professor Dr. Khalid Mahmood Iraqi, Faculty members, students and guests. I commend the efforts of the University of Karachi, particularly the Vice Chancellor Distinguished International Professor Dr. Khalid Mahmood Iraqi to promote a deep understanding of Islam and of other religions. Your quest for diverse religious perspectives is building a strong foundation for your students and your country’s future. The significance of University of Karachi sponsoring the event, could not be underestimated.

The Quaid-e-Azam Mohammad Ali Jinnah always talked about equal rights for the different minority communities living in Pakistan, and observed that minorities in Pakistan were living peacefully with complete freedom. With 52,000 students, and graduates succeeding in fields ranging from Physics to Politics, Arts and Sciences, the University of Karachi has an important role in shaping up the intellectual tapestry of this nation and our world. The promoting religious freedom and always been an important part of United States foreign policy, because it was a foundation for peace and prosperity.

Both our countries had recognized the importance of religious freedom when we signed the Universal Declaration of Human Rights. Together with almost every other country, we agreed that high standards were needed to protect the rights of people of all faiths, that the incentives for working together to build societies that respected religious freedom are great.

I offer my cordial thanks to the Vice Chancellor, the Chair of ISC – 2020. Prof. Dr. Abdul Rashid the secretary ISC – 2020, entire organizing committee and all the scholars for their scholartic contribution.

Thank you very much Ladies and Gentlemen for your presence in this blessed event.

ROB SILBERSTEIN, Council General For United States In Karachi-Pakistan
February 22, 2020

منتخب خلاصہ جات اردو

(1)

سیرت طیبہ ؐکی روشنی میں حکمرانوں کے فرائض اور ذمہ داریوں کا تحقیقی مطالعہ

از:ڈاکٹر جواد حیدر ہاشمی، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامی، جامعہ کراچی-پاکستان

خلاصہ

انسان مدنی بالطبع خلق ہوا ہے لہذا وہ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر اجتماعی زندگی گزارنے کو پسند کرتا ہے۔ اجتماعی زندگی گزارنے کے بہت سے فوائد ہیں کیونکہ اس سے انسانی ضرورت کے بنیادی کام تقسیم ہو جاتے ہیں جس سے انسانی زندگی میں آسانیاں پیدا ہو جاتی ہیں لیکن یہ بھی اٹل حقیقت ہے کہ اجتماعی زندگی میں انسانوں کے مفادات آپس میں ٹکرا جاتے ہیں لہذا اس کی روک تھام کے لیے قانون اور نظام کا وجود بھی ناگزیر ہے، اور پھر اس قانون کے مطابق نظام زندگی کو استوار کرنے کے لیے حکومت بھی ضروری ہوتی ہے۔ لہذا تاریخی طور پر کوئی بھی انسانی معاشرہ حکومت سے بے نیاز نہیں رہا ہے۔ البتہ حکمرانی کے اصول علیحدہ علیحدہ رہے ہیں۔ لیکن بہترین طرزِ حکمرانی وہی ہے جو الہٰی اصولوں کے مطابق کی جائے۔ خاتم النبیین حضرت محمد مصطفی ﷺ نے مدینہ منورہ ہجرت فرمانے کے بعد باقاعدہ الہٰی قوانین کے مطابق اسلامی ریاست قائم فرمائی اور بطور حاکمِ اسلامی آپؐ نے دس سال کے مختصر عرصے میں انسانی تاریخ کی بہترین حکومت کا نقشہ دنیا کے سامنے پیش فرمایا، اس دوران آپؐ نے اپنے عمل اور فرامین کے ذریعے اسلامی حکمرانوں کے فرائض اور ذمہ داریوں کو بھی اجاگر فرمایا۔ جن کے مطابق قانونِ الہٰی کے مطابق حکومت کرنا، محتاج اور ضرورتمندوں کا خیال رکھنا، بیت المال اور قومی خزانے کا صحیح استعمال، اسلامی شعائر کے تحفظ اور فروغ کے لیے کوشش کرنا، لوگوں کے مابین پیش آنے والے اختلافات اور نزاعات کو عدل کے ساتھ حل کرنا، اسلامی سرحدوں کی حفاظت کرنا، ملک کے

تمام باشندوں کے جان، مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کرنا، رعایا کے امور میں مساوات کی خیال رکھنا، ملک میں عدل اجتماعی قائم کرنا، نظامِ مملکت کے امور کو چلانے کے لیے مختلف مناصب پر اہل اور ذمہ دار افراد کا تعین کرنا وغیرہ اسلامی حکمرانوں کے اہم بنیادی فرائض میں شامل ہیں۔ اس مقالے میں سیرت طیبہؐ کی روشنی میں حکمرانوں کے مذکورہ اور دیگر فرائض کا تفصیلی جائزہ پیش کیا جائے گا، تاکہ اس کے ذریعے موجودہ دور کے مسلم حکمرانوں کو اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کے تعین کے حوالے سے راہنما اصول مل سکیں۔

کلیدی الفاظ: سیرت طیبہ، اسلامی حکومت، ریاست مدینہ، حاکمِ اسلامی، عدل اجتماعی

(2)

قیام امن کیلئے معاہدات رسول ﷺ کے درخشاں پہلو

از: پروفیسر ڈاکٹر عبدالحی مدنی، نیڈ یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، کراچی-پاکستان

انسان مدنی الطبع ہے باہم اشتراک وتعاون سے زندگی گزارنے اور معاشرت کو سنوارنے کی سرشت لے کر پیدا ہوا ہے۔ وہ اسی جذبے سے سرشار ہو کر خوب سے خوب سے ترکی جستجو میں لگا رہتا ہے۔ پھر رہن سہن کے باہم اشتراک، گفت وشنید اور جو معاملات وسائل پیدا ہوتے ہیں زاویہ نظر، طرز فکر، اختلاف کی صورت میں افراد کے مابین جو کثیر الجہتی موقف پیدا ہوتا ہے وہ مہذب معاشرے میں باہمی تعاون سے رضامندی گفت وشنید اور فریق ثانی کے موقف کو سننے، جانچنے اور پرکھنے کے بعد ہی مقبول عام حاصل کر سکتا ہے زمانے نے کتنی ہی کروٹیں بدلیں اور کتنی ہی جانیں ظلم وبربریت اور انتقام کی بھٹی کی نذر ہو گئیں لیکن بالآخر سب ہی کا حل مذاکرات کی میز پر ہوا۔ چنانچہ یہی وہ فطری اور دین حنیف کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ناقابل تردید استدلال اور موقف تھا۔ کہ جسکی وجہ سے زمانہ جاہلیت کی خون آشام اور کبھی نہ ختم ہونے والی جنگیں اپنی موت آپ مر گئیں کہ جس نے مدنیت کا ستیاناس کیا ہوا تھا اور جنگی ہولناکی کی وجہ سے انسانیت سسک رہی تھی۔

رسالتماب امن و آشتی کا پیکر اور سکون و شانتی کے مجسم نمونہ تھے۔ معاشرتی و سیاسی شعبوں میں جب بھی نزاعی کیفیت پیدا ہوتی ہے تو تہذیب کے تارو پود بکھرنے لگتے لیکن داعی امن عالم نے اعلان نبوت سے پہلے ہی امن کا یہ پھریرا لہرایا اور میثاق و معاہدات کی ایسی داغ بیل ڈالی جس نے غیر تمدن اور غیر مہذب معاشرے کو امن وسکون کا گہوارہ بنا دیا ذیل میں ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے میثاق و معاہدات اور حلوف کا امعان نظر سے جائزہ لیتے ہیں جو کسی بھی مہذب معاشرے کی بنیادی ضرورت اور اہمیت میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔

(3)

عفوودرگزر عالمی امن کا ضامن (تعلیماتِ سیرتِ طیبہ رسول اللہ ﷺ کے تناظر میں)

از: ڈاکٹر ناصر الدین، صدر شعبہ اصول الدین، جامعہ کراچی-پاکستان

اللہ رب العزت نے حضرت آدم علیہ السلام کو شرفِ انسانیت عطا فرمایا اور زمین میں اپنا نائب بنا کر ارشاد فرمایا: قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّیْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۸﴾ (القرآن:۲،۳۸) ترجمہ: ہم نے کہا اترو تم سب یہاں سے تو جب آئے تمہارے پاس ہدایت میری طرف سے تو جو میری ہدایت کی پیروی کرے گا تو نہ انہیں خوف ہو گا اور نہ وہ غم گین ہوں گے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے ہدایات کا جو سلسلہ شروع کیا اس کی تکمیل رسول اکرم ﷺ پر کی اور دیگر احکامات کے ساتھ یہ حکم بھی دیا: خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۱۹۹﴾ (القرآن:۷،۱۹۹) ترجمہ: معاف کیا کرو اور بھلائی کا حکم دو اور نادانوں سے درگزر کرو!

یعنی معاشرتی امن وسلامتی کے استحکام ودوام کیلئے لوگوں کو معاف کرنے کی روش اختیار کرنی چاہئے اور انہیں بھلائی کا حکم دینا چاہئے اور گرنادانی میں ان سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو درگذر سے

کام لینا چاہئے۔ حضور اکرم ﷺ نے اسی طرح عمل کر کے دکھایا اور اپنی ذات کیلئے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا۔ فتح مکہ کے موقع پر آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب عام معافی کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا: لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ۔ (القرآن:۱۲، ۹۲)ترجمہ: آج تم سے کوئی بازپرس نہیں ہوگی۔

تب اس کے نتیجے میں لوگ جوق درجوق اور فوج در فوج دین اسلام قبول کرنے لگے، جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النصر میں فرمایا۔ یہ عفو ودرگزر ہی کا نتیجہ تھا کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جانی دشمن آپ علیہ السلام کے جان نثار غلام بن گئے۔ اس تحقیقی مقالے میں سیرت طیبہ کے حوالے سے یہ واضح کیا جائے گا کہ ہر دور اور ہر معاشرے میں ”عفو ودرگزر ہی عالمی امن کا ضامن ہے“۔

کلیدی الفاظ: عفو ودرگزر، امن وسلامتی، سیرت طیبہ، رواداری، صبر و تحمل